

تاریخ ولادت رسول ﷺ

اللہ علیہ السلام
صلواتہ و سلام
جشن عید میلاد النبی

کے عالم اسلام میں اہمیت



تحریک اتحاد اہلسنت (پاکستان)

جشنِ عیدِ میلاد النبی ﷺ کی عالمِ اسلام میں اہمیت

حضور سرورِ کونین ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری سے پہلے ساری دنیا پر گمراہی و گھٹائوب اندر ہیرا چھایا ہوا تھا۔ خیابانِ ہستی اجڑ ہوا تھا، لوگ اللہ تعالیٰ کے بجائے بتوں، چاند، ستاروں، درختوں اور سورج کو پوجا کرتے تھے۔ فارس میں آتش پرستی ہوتی، ہندوستان میں سورج اور چاند کی پوجا ہوتی، چین میں بادشاہ وقت کو خدا سمجھا جاتا، عرب فتن و فجور، بے حیائی اور زنا کاری پر نازاں تھا۔ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا، عرب کا گھر گھر شراب کا میخانہ تھا۔ عربی اور فاشی کا یہ عالم تھا کہ کعبہ کے طواف کے وقت مرد اور عورتیں برہنہ طواف کرتے۔ غرض یہ کہ تہذیب و تمدن و شرافت دم توڑ چکے تھے۔ انبیاءَ کرام علیہم السلام کی تعلیمات یکسر (بالکل) بھلادی گئی تھیں۔ عورت کو بدترین مخلوق اور خواہشِ نفس کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ قریب تھا کہ ساری دنیا گمراہیوں کے سبب بر باد ہو جاتی کہ اچانک فاران کی چوٹیوں سے ایک رحمت بھری گھٹائی اور ایسی برسی کے عالم دنیا میں پھر آثارِ حیات نمودار ہونے لگے۔ انسانیت کے مردہ چہرے ایک مرتبہ پھر کھلنے لگے۔ وقت بھی کیا سہانا ہے، نور کی پھوار پڑ رہی ہے۔ اچانک شور بپا ہوا وادیٰ مکہ کے سنانے میں یہ آواز گونجنے لگی، ایک ندادینے والا ندادے رہا ہے: اے لوگو! صدیوں سے جس کا انتظار تھا وہ آگیا۔ دیکھو دیکھو وہ ستارہ طلوع ہو گیا کہ جن کے ویلے سے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس طرح دعا مانگی ”اللهم اسئلک بحق محمد ان تغفرلي“ ترجمہ: اے پروردگار میں حضرت محمد ﷺ کے طفیل اپنی مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔

جن کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس طرح دعا کی

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ۔ (پارہ ۱، سورہ البقرہ، آیت ۱۲۹)

ترجمہ: اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے۔ (کنز الایمان)

اے کعبہ کے رب میرے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں اپنی عظمت والے رسول نبی آخر الزماں ﷺ کو مبعوث فرمادے جن کے لئے زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام پر یہ وحی نازل ہوئی ”يَا دَاوَادَانَهُ سِيَاتِي بَعْدَكَ مِنْ أَسْمَهُ أَحْمَدُ وَ مُحَمَّدٌ“ اے داؤد عنقریب تمہارے بعد وہ تشریف لانے والے ہیں جن کا نام احمد اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ (بیہقی شریف)

جن کا توریت شریف میں ذکر آیا اور جن کا نعرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس طرح بلند کیا کہ جو احمد پر ایمان نہیں لائے گا اللہ تعالیٰ اس کی تمام نیکیوں کو مردود کر دے گا۔ (مطالع المسرات)

جن کا تذکرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے اس طرح کیا ”میرے بعد ایک عظمت والے رسول تشریف لانے والے ہیں جن کا نام نامی اسم گرامی احمد ہوگا“

ہاں ہاں! یہ وہی مقدس رسول ہیں جن کا خطبہ ہر نبی (علیہ السلام) نے پڑھا اور ہر نبی نے اپنی امت کے دلوں میں ان کی محبت و عقیدت اور خواہش دید کا سکھ بٹھا دیا کہ یہ لوگ صبح و شام ان کی جلوہ گری اور تشریف آوری کا بے چینی کے ساتھ انتظار کرتے رہے۔ اے غفلت کی نیند سونے والو! جاگ جاؤ، شرک و کفر کے پردے کو

چاک کرنے والا آگیا۔ بصرہ اور شام کے محلات جن کی نورانی کرنوں سے نظر آنے لگے۔ سارے عالم میں چاندنی (اجالا) ہو گیا۔ تاریکیاں چھٹ گئیں، روشنیاں بکھر گئیں، جدھر دیکھو بہار ہی بہار ہے، مسروں میں پھوٹ رہی ہیں، مہکی فضائیں مست مسٹ ہواں میں جھوم جھوم کر جشن بہاراں کے گیت گارہی ہیں۔ توحید کا غلغله اٹھا (توحید کا نعرہ بلند ہوا) آفتاب رسالت ﷺ کی شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں۔ اخلاق انسانی کا آئینہ چمک اٹھا۔ اس آفتاب رشد و ہدایت کی روشن و تاباں چمک نے ظلمتوں کا ایسا جگر چاک کیا کہ ڈوبتے ہوئے اُبھرنے لگے، سہمے ہوئے چھکنے لگے، روتے ہوئے ہنسنے لگے، صدیوں سے دبے ہوئے سرفراز ہونے لگے، خون کے پیاس سے محبت کرنے لگے۔ زندگی میں ایسا نکھار آیا کہ سب کھل اٹھے۔ رنج و غم دور ہونے لگے، کائنات کے ذرے ذرے پر نکھار آگیا۔ بارہ ربیع الاول کی تاریخ ہے آج ان کی آمد کا دن ہے، آج عید کا دن ہے، آج خوشی کا دن ہے، آج جشن بہاراں کا دن ہے۔ مومنو! خوشیاں مناؤ، عاشقو! جھوم جاؤ، دیکھو دیکھو اللہ کے پیارے حبیب، شاہِ حرم، حکمران عرب فرماء، روانے عالم، شہنشاہ کو نین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ دنیا میں تشریف لے آئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کا تعارف اپنی مخلوق سے اس طرح کرایا

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝(پارہ ۱، سورہ الانبیاء، آیت ۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔ (کنز الایمان)
اے محبوب (ﷺ)، ہم نے تجوہ کو تمام جہانوں کے لئے سراپا رحمت بنائی
بھیجا۔ مسلمانوں بارہ ربیع الاول کا مقدس دن وہ مبارک دن ہے جس میں پیغمبر اسلام

حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَالَمِ دُنْیا میں جلوہ گر ہوئے۔ حضور سرورِ کونین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کی خوشی منانا حکمِ الٰہی ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَإِذَا لَكَ فَلْيَعْفُرْ حُواطٌ - (پارہ ۱۱، سورہ یونس، آیت ۵۸)

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔ (کنز الایمان)

حضرور ﷺ چونکہ تمام عالمین کے لئے رحمت بنائے گئے ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم رحمت ہیں الہذا اس رحمتِ الہی پر خوشی منانا حکمِ الہی ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَلَّتُ ۝ (پاره ۳۰، سورہ الحج، آیت ۱۱)

ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ایک جگہ اپنے محبوب پیغمبر کے بارے میں یہ بھی ارشاد فرماتا ہے

وَمَا تَأْخَرَ وَيُتَمِّمُ نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكَ - (پارہ ۲۴۵، سورہ الحج، آیت ۲)

ترجمہ: اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے۔

تفسیر: اور تمہاری بدولت امت کی مغفرت فرمائے۔ (خازن و روح البیان)

قرآن مجید کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام نعمتوں کی اصل ہیں
الہذا اس عظیم نعمت کا چرچا کرنا حکمِ الٰہی ہے۔ قرآن مجید ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی
 اللہمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَأْبُدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوْلَانَا
 وَآخِرَنَا۔ (پارہ ۷، سورہ المائدہ، آیت ۱۱۳)

ترجمہ: اے رب ہمارے پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو
 ہمارے اگلے پچھلوں کی۔ (کنز الایمان)

دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دستر خوان نازل ہوا تو انہوں نے اس دن کو
 اپنے لئے اور اگلوں اور بعد میں آنے والوں کے لئے خوشی کا دن قرار دیا تو جس دن
 تمام نعمتوں کی اصل محبوب رب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس عالمِ دنیا میں تشریف لائے تو وہ
 دن پورے عالمِ اسلام کے لئے کیوں نہ عید ہوگا۔

مذکورہ بالاقرآن ارشادات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت اور نعمت
 پر خوشی کا اظہار کرنا اور ان نعمتوں کا چرچا کرنا حکمِ الہی ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ولادت کے واقعات بیان فرمائے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بڑے
 محفوظ ہو کر حمدِ الہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ رہے تھے کہ اسی دوران
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ”بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رحمت کے
 دروازے کھول دیئے ہیں اور تمام فرشتے تمہاری مغفرت کی دعا مانگ رہے ہیں اور جو
 شخص تمہاری طرح میلاد شریف منعقد کرے وہ تمہاری طرح نجات پائے
 گا۔ (الدرالمنظم فی مولد النبی المعظم)

حضرت علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں جو نبی

کریم ﷺ کے میلاد پاک کی خوشی منائے تو وہ خوشی دوزخ کی آگ کے لئے پرده بن جائے گی اور جو میلادِ مصطفیٰ ﷺ پر ایک درہم خرچ کرے حضور ﷺ اس کی شفاعت فرمائیں گے جو قبول ہوگی۔ (مولد العروس، صفحہ ۹)

حضرت امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صحابی رسول حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بیان نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب ابو لهب مر گیا تو میں نے ایک سال بعد اسے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت بُرے حال میں ہے اور کہہ رہا ہے کہ تم سے جدا ہو کر مجھے کوئی راحت نہیں ملی ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ہر پیر کے دن مجھ سے عذاب کی تخفیف کی جاتی ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت پیر کے دن ہوئی اور کنیزِ ثوبیہ نے ابو لهب کو حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشخبری سنائی تو ابو لهب نے اس کنیز کو خوش ہو کر آزاد کر دیا۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد ۹، صفحہ ۱۱۸)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میلاد کرنے والوں کے لئے سند و دلیل ہے کہ حضور ﷺ کی میلاد کی سب خوشی منائیں اور مال خرچ کریں۔ ابو لهب جو کافر تھا جب حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی اور کنیز آزاد کر دینے کی اسے جزادی گئی تو مسلمان کا کیا حال ہو گا جو محبت اور مسرت سے بھر پور ہو کر مال خرچ کرتا ہے۔ (مدارج النبوة، جلد ۲، صفحہ ۲۳)

مذکورہ بالا ارشادات سے اس حقیقت کا واضح ثبوت ملتا ہے کہ میلاد شریف دورِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک اہل اسلام مناتے آئے ہیں اور مناتے

رہیں گے۔ اس کا خیر پر تمام عالمِ اسلام نے پاکیزہ جذبات کے ساتھ عمل کیا۔ جلیل علمائے دین نے میلاد پاک کی حقانیت پر جامع کتاب میں تحریر فرمائیں۔ کسی بھی قابل ذکر عالمِ دین نے اس کا خیر عمل کو بدعت ناجائز یا حرام قرار نہیں دیا۔ آپ کا یومِ ولادت منانا ہرگز شرک نہیں۔ اللہ تعالیٰ پیدا ہونے سے پاک ہے جبکہ حضور ﷺ

وَذَكْرُهُمْ لَا يَأْلِمُ اللَّهُ ط۔ (پارہ ۱۳، سورہ ابراہیم، آیت ۵)

ترجمہ: اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے دنوں سے اس کی نعمتیں مراد ہیں یا وہ بڑے بڑے واقعات مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے واقع ہوئے۔ قرآن مجید کا مذکورہ بالا حضور ﷺ کی ولادت پر خوشی اور اس کی یاد تازہ کرنے کی تلقین کر رہا ہے کیونکہ دنیا میں سب سے بڑی نعمت حضور ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ تاریخ انسانیت میں کوئی بھی واقعہ آپ کی ولادت سے بڑھ کر عظیم الشان اور یادگار نہیں۔

قرآن مجید میں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے ارشاد فرمایا
وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي أَسْمُهُ أَحْمَدُ ط۔ (پارہ ۲۸، سورہ الصف، آیت ۶)

ترجمہ: اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے، ان کا نام احمد ہے۔

اس آیت کریمہ میں حضور سرورِ کونین ﷺ کی تشریف آوری کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت اور خوشخبری کہا ہے جس سے واضح ہوا ہے کہ حضور ﷺ کی

پیدائش کا دن خوشی منانے اور شادمانی اور مسرت کا دن ہے۔ ہر دور میں خوشی منانے کا یہی طریقہ چلا آ رہا ہے کہ انسان جب کبھی خوشی مناتا ہے تو اپنے جسم اور لباس کو زینت دیتا ہے۔ اپنے مکان، اپنی دکان اور گھر کے سامان کو صاف سترہا کر کے آ راستہ کرتا ہے۔ اپنی حیثیت کے مطابق طرح طرح کے پکوان پکاتا ہے اور فرطِ محبت (جو شِ محبت) میں وہ لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ جب اس حقیر دنیا میں ایک خوشی کی خاطر اس قدر اہتمام کیا جاسکتا ہے تو غور فرمائیئے ایک مومن مسلمان کے لئے اپنے نبی ﷺ میں کی اس دنیا میں تشریف آوری سے بڑھ کر کون سی خوشی ہو سکتی ہے جو اس کے لئے فلاح دارین کا ذریعہ بنے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل ایمان ہر دور میں بارہ ربع الاول کو عید اور خوشی کا دن سمجھتے آئے ہیں اور اس تاریخی اور یادگار دن کو بڑے تزک و احتشام (شان و شوکت) کے ساتھ مناتے آئے ہیں۔ اپنی دکانوں، گلیوں، سڑکوں، گاڑیوں اور مکانوں کو سجا تے ہیں۔ ذکرِ میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں، مٹھایاں تقسیم کرتے ہیں، عمدہ لباس زیب تن کرتے ہیں اور حضور اکرم ﷺ کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے محفلِ نعمت، محفلِ میلاد اور صلاۃ وسلام پڑھ کر اپنی ایمانی بشاشت اور روحانی شادمانی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ مسلمان مرد و عورت جو بارہ ربع الاول میں میلاد تشریف کی محفلیں منعقد کرتے ہیں اور اس طرح اپنی شادمانی اور مسرت کا اظہار کر کے وہ لوگ قرآن مجید کے فرمان پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں اور اپنے ایمان و عمل کی دنیا کو نورِ ایمان کی روشنی سے اس طرح جگہ گا دیتے ہیں کہ ان کے وجودِ ہستی کا ہر ہر ذرہ رشکِ آفتاب و ماہتاب ہو جاتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت شاہ

عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں ہر سال بارہویں شریف کے میلاد شریف میں طعام اور شیرینی تقسیم کرتا تھا مگر ایک سال کچھ تنگ دستی ہو گئی تو میں نے بھنے ہوئے چنے پر فاتحہ دے کر بارہویں شریف کے میلاد میں تقسیم کر دیا تو مجھے خواب میں حضور رحمۃ اللہ علیہ میں صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو گئی اور میں نے دیکھا کہ میرے وہی چنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو رہے ہیں۔ (کتاب الدر الثمین)

سبحان اللہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرم نواز یوں پر قربان جائیں۔ آپ اپنی امت پر کس قدر مہربان اور شفیق ہیں کہ اپنے ایک مسکین امتی کے بھنے ہوئے چنوں کو قبول فرمالیا اور اپنے دیدار سے نواز دیا۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ اس عظیم ترین دن کی یادمنانے اور پیغمبر اسلام کی بارگاہ میں اپنی نیازمندی اور عقیدت کا اظہار کرنے کے لئے ربع الاول کے مقدس مہینے کی آمد پر ہی محفلِ میلاد کا اہتمام کریں۔ اپنے گھروں پر سبز پر چم لہرا نہیں، غرباء اور فقراء میں خیرات تقسیم کریں، گھروں پر چڑاغاں کریں، جلوس نکالیں اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو اپنی زندگی میں نافذ کریں۔ نماز روزے کی پابندی کریں اور دیگر فرائض و واجبات ادا کریں۔ اسلام کے خلاف اٹھنے والی ہر سازش کو ناکام بنادیں۔ اسی میں ہمارے لئے کامیابی و کامرانی پوشیدہ ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس مقدس ماہ کے صدقے صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاه سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم